

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# پیغام

تالیف  
فیض الحدیث والتفسیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی  
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین، پہلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبٰی بَعْدَهُ

## پوری دنیا کا مرکز

ہمارے نبی کریم ﷺ ملک عرب میں بھیجے گئے۔ یہ پوری دنیا کے وسط میں موجود ہے۔ آپ دنیا کا نقشہ اٹھا کر دیکھ لیں۔ ملک عرب افریقہ، یورپ اور ایشیا تینوں کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کے مشرق بحیرہ میں آسٹریلیا اور مغرب بحیرہ میں امریکہ موجود ہے۔ گویا عرب سے اٹھنے والی آواز پوری دنیا میں چاروں طرف ایک ہی رفتار کے ساتھ پھیل سکتی ہے۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس شہر میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس شہر کا نام مکہ ہے اور اہلقت میں مکہ زمین کی ناف کو کہتے ہیں اور ہڈی کے مرکزی گودے کو بھی کہتے ہیں۔ اہلقت کی مشہور کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ مکہ کو مکہ اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ زمین کے وسط میں موجود ہے (مفردات صفحہ ۲۹۱)۔

## ذکران کا بلند رہتا ہے

ہمارے نبی کریم ﷺ کی صداقت کا ایک ذمہ ثبوت آج بھی ہر شخص آسانی سے ملاحظہ کر سکتا ہے۔ چوتھیں گھنٹوں میں ہر گھنٹہ آپ ﷺ کا نام نای آذانوں میں بلند ہو رہا ہے۔ اچھائی مشرقی ملک انڈونیشیا سے آذانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ سورج کی رفتار کے ساتھ ساتھ ایک ہی وقت کی آذان قریب بہ قریب شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک آگے سفر کرتی ہے اور انڈونیشیا کے تمام جزائر سے گزرتی ہوئی پھر ویتنام، ملائیشیا، بھارت، پاکستان، بھارت، ایران، بحر عرب، شریف، بحر مصر، بحر ترکی، بحر چین اور بحر ونگر، مغربی ممالک میں بھی آواز بلند ہوتی ہے۔ یہ تو ہم نے صرف وہ ممالک گنے جو مشرق سے لے کر مغرب تک ایک ہی سید میں واقع ہیں۔ ان تمام ممالک کی چڑائی اور ان کے دائیں بائیں واقع ایشیائی اور افریقی ممالک ابھی باقی ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہانی چاہیے کہ یہ صرف ایک وقت کی آذان کا قصہ ہے۔ جب کہ ایک وقت کی آذان مشرق سے چل کر ابھی اچھائے مغرب تک نہیں ہوتی کہ اسے میں دوسری آذان کا وقت ہو جاتا ہے۔ دن بھر میں پانچ آذانوں کا منظر خود بخود لیجئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ ورنہ لعلک ذکرک اے محبوب ہم نے آپ کے لیے آپ کے ذکر کو بھوکھ کر دیا ہے۔

## دنیا کی جامع ترین زبان، عربی

آپ ﷺ کی زبان عربی ہے۔ عربی زبان ایک نہایت جامع زبان ہے۔ حوڑے لفظوں میں وسیع مفہوم کو سمیٹ سکتی ہے۔ مثلاً اردو میں ہم کہتے ہیں۔ اللہ ایک ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ اس طرح ہے۔ God is one۔ اس کا عربی ترجمہ اس طرح ہے اللہ واحد۔ آپ خود فرمائیے۔ اردو اور انگریزی میں تین تین لفظ اشتغال ہوئے ہیں۔ جب کہ عربی میں یہی مفہوم صرف دو لفظوں میں بیان ہو گیا ہے۔ ایک اور مثال دیکھیے۔

لا اله الا الله

عربی:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اردو:

No one is able to be worshiped except Allah.

انگریزی:

## کامیاب ترین ہستی

ہمارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ کی حالت میں پرورش پائی۔ چالیس سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا۔ اعلان نبوت سے پہلے بھی شرافت اور دیانت میں معروف ترین ہستی تھے۔ لوگ آپ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ آپ نے کسی انسان کے پاس نہیں بڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے خود جب بکلی ادنیٰ نازل کی تو فرمایا: افرابا سجدہ یک اپنے رب کے نام سے بڑھ۔ پھر دوسرا حکم نازل فرمایا: قم فالنذر اے محبوب! میں اور خلیج کریں۔

جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو لوگ حیران تھے کہ ہمارے سامنے کی بات ہے کہ انہوں نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ یہاں تک اتنا فصیح و بلیغ کام کیسے ہو لے گا۔ مجھے، جس جیسے ایک جملہ بھی ہم نہیں دیتا تھے۔ اب وہ لوگ آپ ﷺ کو بھونکا بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ اس لیے کہ آپ کا ساجدہ کا راز بڑا صاف تھا۔ قرآن نے بھی آپ ﷺ کے ساجدہ کا راز کو خلیج کے طور پر پیش کیا۔ قد لبت فیکم عمرو امن قبلہ افلا تعطلون میں اس سے پہلے تم میں ایک مرکز اور پکا ہوں۔ کیا تمہیں عقل نہیں۔

آپ ﷺ نے اسلام کے مشن کو اکیلے شروع فرمایا۔ پھر اپنے گھروالوں کو اس کی دعوت دی۔ پھر شرع والوں تک اور پھر پوری دنیا تک اس پیغام کو پہنچایا۔ بہترین ساتھی چار کیے اور مشکل ترین مراحل سے گزار کر اس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ زمین کے وسیع حصے پر اسلامی حکومت قائم کر کے دکھادی اور اس میں اسلام نافذ کر کے دکھادیا۔ اسلام کے کھیت کو اپنی آنکھوں سے لہلہاتا ہوا دیکھا۔ اپنی امت کو اس مشن کے قائم رکھنے پر براہِ راست کیا اور اس کے لیے مکمل طریقہ اور راستہ متعین فرما دیا۔ جب اس دنیا کے جانے کا وقت آیا تو آخری حج کے موقع پر لاکھوں افراد کی موجودگی میں فرمایا۔

”گو گواشاہ آئید، وہاں پہلی بھری تم سے ملاقات نہ ہو سکے۔ تمہارے خون اور تمہارے ہاں آج کے دن کی عظمت کی طرح اس سینے میں اور اس شہر میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ آج بجاالت کی تمام دہلیں میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ زمانہ بجاالت کی دشمنیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ سب سے پہلے میں انکار دینے والی عورت کا خون صاف کرتا ہوں۔ زمانہ جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے میں عباس بنی امیہ کا سود ختم کرتا ہوں۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اللہ نے انہیں تمہاری بچاؤ میں دیا ہے اور اپنے کلام کے ذریعے ان کی خرم کا بھی تمہارے لیے حلال کیا ہیں۔ عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ ملائیں۔ اگر وہ ایسی حرکت کریں تو انہیں ضرورت کے مطابق قتل و سزا دو۔ عورتوں کا تمہارے حق یہ ہے کہ تم انہیں اچھے طریقے سے کھانا اور لباس دو۔ خیر و دارا تمہارا سب ایک ہے، کسی عربی کو ملنی پر ہار ملنی کو ملنی پر، کالے کو گورے پر ہار گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اگر فضیلت ہے تو حقوے سے ہے۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ نکلے ہے۔ تم سب آدمی اور عورت اور آدمی سے ہے۔ لوگو! یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرنا۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، غوثی غوثی اپنے مال کی زکوٰۃ دینا، اپنے رب کے گھر کا حج کرنا اور اپنے عسکرانوں کی اطاعت کرنا، اگر ایسا کر کے تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔ اسے لوگو! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی گردن مت مارنے لگنا۔ میں تم میں اللہ کی کتاب پھونک رہا ہوں، اگر اس پر عمل کرتے رہو گے تو ہر گمراہ نہ ہو گے۔ قیامت کے دن اللہ تم سے میرے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دو گے؟ سب نے جواب دیا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے ہم تک یہ کام پہنچا دیا ہے، تنقیح کا حق ادا کر دیا اور بھلائی کی اچھا کر دی۔ آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی اگلی آسمان کی طرف اٹھائی، اسی اگلی سے لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا اور فرمایا اسے اللہ گواہ رہنا، اسے اللہ گواہ رہنا، اسے اللہ گواہ رہنا۔ جو لوگ حاضر ہیں، ان کا تک میرا پیغام پہنچا دیں جو خیر و ماضی ہے۔ کھتے

واضح رہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ خطبہ آج کل اقوام متحدہ کے منشور میں شامل ہے۔  
ایک غیر مسلم مفکر، انجیل ہارٹ لکھتا ہے کہ:

(The hundred page No:10)

## تعلیمات

اچھی مصروفیات کے باوجود آپ اپنے بیوی بچوں کو بھی وقت دیتے تھے۔ ہر وقت اللہ کی یاد

میں رہتے تھے اور انہوں کو اٹھائے کر اللہ کی عبادت کرتے کرتے آپ کے پاؤں مبارک پر قدم آ جاتا تھا۔

یہاں ہم محفل منونے کے طور پر مختلف علوم سے متعلق محفل ایک ایک قرآنی آیت آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس سے آپ کو تفصیلی معلومات کا خود بخود اندازہ ہو جائے گا۔

۱۔ سائنس :- آسمان اور زمین آپس میں جڑے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں چھڑا کر جدا کیا اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا (انبیاء: ۳۰)۔

۲۔ معاشیات :- قیمت کا مال اللہ اور رسول کے لیے، درختہ داروں کے لیے، قیموں کے لیے، مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ دولت محفل امیر لوگوں میں گردش نہ کرتی رہے (حشر: ۵۹)۔

۳۔ معاشرت :- اے لوگو ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے (الحجرات: ۱۳)۔

۴۔ اخلاقیات :- اللہ کے پیغمبر وہ بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں، جب ہاتھ لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہہ کر ہل دیتے ہیں (الفرقان: ۶۳)۔

۵۔ سیاسیات :- اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے حوالے کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا ہو تو اہل کے ساتھ فیصلہ کرو (النساء: ۵۸)۔

۶۔ تعلیم :- اگر تمہیں خود معلوم نہ ہو تو علم والوں سے پوچھ لیا کرو (النحل: ۶۴)۔

۷۔ ترجیحات :- وہ لوگ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں خود انہیں خود شہید حاجت ہو (حشر: ۹)۔

پیغمبرانہ باتیں :- آپ ﷺ کی تمام تعلیمات آپ کے ہاں ظہیر ہونے کا ثبوت ہیں۔ یہاں ہم آپ کی دہائی پر مبنی حکیمانہ باتوں کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ لوگوں سے محبت کے ساتھ پیش آنا آدمی محفل ہے۔

۲۔ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بھی نہیں ہوتی۔

۳۔ غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہے۔

۴۔ غریب میں مہاندوی آدمی معاشیات ہے۔

۶۔ نیکی اور اچھے اخلاق ہیں اور برائی وہ ہے جو تیرے دل میں مجھے اور تو اسے لوگوں سے چھپانا۔

طیلم دہی ہو سکتا ہے جسے ٹھوکر بنی گئی ہوں اور یکدم دہی ہے جس کے پاس قہر ہے۔

۸۔ لوگوں سے ان کے گرجے کے مطابق مشاوری۔

۹۔ جلدی شیطان کرتا ہے۔

۱۔ جو اسلامی نہیں رہتا ہے اللہ سے الگ کر دیا ہے۔

یہ سب احادیث مشکوٰۃ میں موجود ہیں۔ ہم نے آپ کے صرف دس اور شکاوت نمونے کے طور پر پیش کیے ہیں۔ درحقیقت آپ کی ہر بات اسی طرح صلیح اور گہری ہوتی ہے۔

## انسانیت کی خدمت

اسلام نے انسان کو بڑی عزت دی ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی طبقے، قوم یا مذہب سے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ بَلَّغْنَا فِيهِمُ اسْمَآءَهُمْ لَزِمْنَا بِهَم مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ أَكْثَرًا (یعنی اسرار انجیل: ۷۰)۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اتوا حموا من فی الارض یوحکمکم من فی السماء یعنی جو زمین پر ہیں ان میں سے جو تم کو حکم کریں گے (ابو داؤد، ترمذی، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۲۳)۔

فیر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مخلوق اس کے اہل و عیال ہیں۔ اللہ کو وہ انسان سب سے زیادہ پسند ہے جو اللہ کے اہل و عیال سے اچھا سلوک کرے (بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۵)۔

میرزا

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا نکریوں کے کد پڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک نکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے نکری چھین لی۔ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کچے کی طرح بیٹھ کر مہانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔ مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دیوانوں

کے دو مہمان والے انگلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کہ وہ چکا اور جو کہ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ وہ۔۔۔  
آری یہودی تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا (الافتاء، المسند  
ملفوظ ۲۲)۔

۲۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی مجلس میں تھے۔ اسے میں ایک  
دیہاتی آیا جس نے سوہارا (گود) کو دکھا کر کے بکرا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ  
کے نبی ہیں۔ کہنے لگات اور عزرائیل کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوہارا تم  
پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوہارا کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا  
اے سوہارا اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا مجھے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں  
اور ہر خدمت کے لیے چاہوں اے قیامت کے دن بچاؤں کے بچاؤں۔ فرمایا تم کس کی عبادت کرتے  
ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے جس کی بادشاہی زمین میں ہے جس کے  
سامنے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے اور جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔ فرمایا میں کون  
ہوں؟ اس نے کہا رب العالمین کے رسول اور آخری نبی، وہ حاج پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور  
وہ رسوا ہوا جس نے آپ کو بھٹایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا (الافتاء، المسند ملفوظ ۲۳)۔

۳۔ حضرت ابو سعید خدری، حضرت انسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہم نے فرماتے ہیں  
کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یا رسول اللہ۔ آپ  
ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ نکلی۔ پھر وہ بارہ مرتبہ ہوئے تو ایک بہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔  
اس نے کہا یا رسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ فرمایا  
تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس پھاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ آپ مجھے کھول دیں  
تاکہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ فرمایا ایسا ہی کر دو گی؟ اس نے کہا  
اگر ایسا نہ کریں تو اللہ مجھے بچا لیں۔ اپنے والوں جیسا طلب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی  
اپنے بچوں کو دودھ پلا دیا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باعہد دیا۔ اسے میں دیہاتی جاگ گیا۔  
(جس نے اسے دکھا کر کے قید کر رکھا تھا)۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں اسے  
آزاد کر دو۔ اس نے اسے آزاد کر دیا، وہ عجزی سے بھاگ گئی اور کبیرہ کی قسم میں گمراہی میں رہی ہوں کہ اللہ



کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں (الوقاف، المصحف صفحہ ۴۳)۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا مگر انہیں پانی نہ ملا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔ میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھونچے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا (بخاری، المصحف صفحہ ۴۴)۔

۵۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی، جتنی کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اوت ڈبّے کھانے کا ارادہ کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زور سفر اکٹھا کر دیا۔ ہم نے اس کے لیے ایک دھڑلھان بچھایا۔ دھڑلھان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا ختم ہو گیا۔ فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تاکہ اندازہ لگا سکوں کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے اندازہ لگا لیا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈبیر لگا ہوا ہے۔ جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے اپنے قبیلے بھی بھر لیے (مسلم، المصحف صفحہ ۴۵)۔

۶۔ حضرت اُثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جبکہ احد میں حضرت ابولہبہ بن النضر غزوی کی آنکھ لٹھ گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔ آنکھان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ابولہبہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا اگر چاہو تو میرا کردار تمہیں جنت ملے۔ اور اگر چاہو تو میں اسے دعا بخش دو کہ وہ اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے حیرا جکو بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور ربدست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پین کا طعن سننے کا عودش محسوس کر رہا ہوں۔ وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ابولہبہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ آگئی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حتیٰ کہ اسی وقت مر گئی۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی (الوقاف، المصحف صفحہ ۴۸)۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفید رضی اللہ عنہ دم یا سر کے علاقے میں اپنے لنگر سے بھڑکے۔ وہ لنگر کی حفاظت میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا اے ابو حارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم بلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنا تو اس کی طرف بھاگ پڑا تھا۔ پھر آکر آپ کے ساتھ چلنے لگا تھا۔ حتیٰ کہ لنگر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا (المسند صفحہ ۵۲)۔

۸۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آکر عرض کرنے لگا، میں نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو غلامی میں بیچا ہے۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ وادی میں تشریف لے گئے۔ اور اس کا نام لے کر اسے آزاد دی اے اللہ، اللہ کے ان سے مجھے جواب دو۔ وہ نکل آئی اور کہہ رہی تھی بیک وسعد یک۔ آپ نے فرمایا حیرے میں باپ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے پاس واپس لے آؤں۔ اس نے عرض کیا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے اللہ کو ان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے (المنہاج، المسند صفحہ ۵۲)۔

۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کدالوں نے رسول اللہ ﷺ سے مجبور طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے چھین لیا (مسلم، بخاری، المسند صفحہ ۵۷)۔

۱۰۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے دو طرح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ کا سر مہرہک حضرت علی کی گود میں تھا۔ وہ مصر کی نماز پڑھ سکے حتیٰ کہ سوچا غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ اس کے لیے سوچ دیکھ کر دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہو گیا ہے اور پھاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔ یہ خیر کے علاقے میں موضع صہبا کا واقعہ ہے (المنہاج، المسند صفحہ ۵۸)۔

علم غیب:- حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ حج کی نماز اور فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خط پ فرمایا حتیٰ کہ عمر کا وقت آ گیا آپ منبر سے

اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر چلے اور فرود ہوئے، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں حج چکے ہو چکا ہے اور حج ہونے والا ہے سب چکے بنا دیے ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے دو حلیہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔

پیش گوئیاں :- ۱۔ اگر انسان اور جن سب مل کر بھی قرآن کی مثال نہ ٹاپا ہیں تو اس کی مثال نہیں مل سکتے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں (یعنی اسرا نکل ۸۸: ۷۱)۔

۲۔ ہم نے اس قرآن کو تارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (الحجر ۹: ۱۰)۔

۳۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو ظم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو ظم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا کیا (مسلم، المستدرک صفحہ ۶۶)۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیاں میں سے یہ ہے کہ ظم اٹھایا جائے گا۔ اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور ناکھڑت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ بچاس عورتوں کا ایک مرد حواشی ہوگا (مسلم، بخاری، المستدرک صفحہ ۶۷)۔

۵۔ تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پر خطر ہوگا۔ حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے (بخاری، المستدرک صفحہ ۶۷)۔

## دلوں پر بادشاہی

اس کے باوجود آپ نے عداوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ کہلاتا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ عمرو بن مسعود کو جب قریش نے مسلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عمرو وہاں پہنچے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں میں قیصر و کسریٰ اور نہایتی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اس کی ایسی تعظیم کرتے

ہوئے جنہیں دیکھا جھنسی بھڑکی تعلیم اللہ کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر ظلم بھی بیچتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے پھر وہ اسے اپنے مساوی جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی عہد دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب دھوکہ دیتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اس کے پانی سے برکت حاصل کرنے کے لیے آجہی میں لا پڑیں گے۔ جب وہ بھڑکے تو وہ لوگ اس کے پاس اپنی آواز میں ہست رکھتے ہیں۔ اس کے ادب کی وجہ سے انکی طرف لگا ہیں جہاں نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے لہذا اسے قول کر لو (بخاری، المسند صفحہ ۹)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جو آپ کی تمناست بنا رہا تھا اور آپ کے اصحاب آپ کے ارد گرد موجود تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ایک بھی ہال کرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جانے (مسلم، المسند صفحہ ۹)۔

اتنی فضا اللہ کے باوجود آپ نے کبھی خدائی دعویٰ نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ کہلاتا پسند فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کھو قمیں رسول اللہ ﷺ جلا رہے ہیں۔ وہ درخت ٹانگیں ڈالیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ انکی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو چرتا ہوا اپنی جڑیں کھینچا ہوا گردلا تا ہوا آگیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے عہم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے میں آجکدہ سجدہ کروں۔ فرمایا اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو یہی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجئے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی (المنہاج، المسند صفحہ ۳۰-۳۱)۔ یہ ہے ان کی عاجزی، بندگی اور حقیقت پسندی۔

## بادشاہی میں فقیری

اسی سارے کمالات، اختیارات اور کثیر تعداد میں صحابہ اور خدمت گار ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے نہایت سادگی سے وقت گزارا۔

بہت کم کھاتے۔ مگر میں دو دو ماہ تک آگ نہیں جلتی تھی۔ ستو، بھگور اور دودھ وغیرہ پر گزارا کرتے تھے۔ جو کی روٹی پسند فرماتے تھے اور جو کی روٹی بھی آپ نے اور آپ کے اہل خانہ نے بھی سیر ہو کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا (ابن ماجہ، السنن ص ۲۸۳)۔

آپ ﷺ نے بھی ناجائز کتبہ پڑھنے کی نہیں کی۔ ایک مرتبہ آپ کی شہزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مکرملہ کام بکاج اور محنت مشقت سے پریشان ہو کر ایک ٹوکرا لٹا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے بے اثر چیز دیتا ہوں۔ آپ نے انہیں بحان اللہ الحمد للہ اور اٹھا کر پڑھنے کا حکم دیا (بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۳۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۳۱)۔

اکثر زمین پر سوتے تھے۔ سوتی اور سفید لباس پسند فرماتے تھے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک سوتی چادر اور سونا تھینڈ نکال کر لیں اور لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال دن دو کپڑوں میں ہوا تھا (مسلم، بخاری، السنن ص ۲۶۷)۔

آپ نے اپنی اولاد کے لیے کوئی میراث نہیں چھوڑی۔ بلکہ فرمایا ہم انبیاء لوگ کسی کے وارث نہیں ہوتے نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مسلم، بخاری، السنن ص ۱۸۰)۔

آپ نے بھی صدقہ نہیں کھایا بلکہ اپنے خاندان والوں پر بھی صدقہ حرام فرمادیا۔ آپ کے نواسے حضرت امام حسن علیہ السلام چھوٹے تھے تو انہوں نے ایک دن صدقے کی بھگور اپنے منہ میں ڈال لی۔ آپ نے آگ کا کر کے ان کے گلے سے وہ بھگور لٹکوا دی۔ اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے (مسلم، بخاری، السنن ص ۱۵۸)۔

آج بھی آنکھیں آنکھیں پر صدقہ حرام ہے۔ آپ دینا سے مکمل طور پر بے رغبت تھے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ جس کی آنکھ کو روٹی گزارا عطا فرما (مسلم، بخاری، السنن ص ۲۶۰)۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے قیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے (ترمذی، السنن ص ۲۶۰)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے (ترمذی، المستدرک ص ۲۶۰)۔

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک پھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلا تا (ترمذی، المستدرک ص ۲۶۰)۔

## ہر وقت اللہ کی یاد میں

عام مسلمانوں پر دنیا میں پانچ نازیہیں فرض ہیں۔ مگر آپ ﷺ پر چھ نازیہیں فرض تھیں۔ پہلی نازیہ بھی وہ جو کچھ رات کو چھی جاتی ہے۔ اسے چھ کہتے ہیں۔ یہ سب سے مشکل نازیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ بے شمار روزے رکھتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ کسی سوچ میں مبتلا رہتے تھے۔ سب سے سبب رہتے تھے اور ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے تھے (مسلم، بخاری، المستدرک ص ۲۳۸)۔

ہر قسم کی سہولیات بھرنے کے باوجود اور کثیر تعداد میں خدمت نگار دستچاب ہونے کے باوجود، دنیا سے اس قدر بے نیازی اور بے درشتی اور ہر وقت عاجزی اور بندگی میں رہتا اور اللہ کی یاد میں مصروف رہتا آپ ﷺ کے چاہنی ہونے کا ثبوت ہے۔

## آپ کے خلفاء کی شان

آپ ﷺ کے تمام صحابہ اور اہل بیت علیہم السلام آپ کی تعلیمات کے امین تھے۔ خصوصاً چار خلفاء راشدین اپنے اپنے دور کے قلب تھما دیا آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا کامل آئینہ تھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔ جب آپ ﷺ طیبہ بنائے گئے تو اپنے ساتھ معمول کے مطابق چند چادریں ہاتھ پر ڈال کر بازار میں فروخت کرنے کے لیے چل پڑے۔ راستہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ فرمایا بازار میں چادریں بیچنے کے لیے جا رہا ہوں۔ حضرت عمر نے عرض کیا اگر آپ تجارت کرتے رہے تو خلافت کی ذمہ داری کیسے ادا ہوگی۔ فرمایا پھر اہل دنیا کو کہاں سے نکلاؤں؟ انہوں نے عرض کیا غزوہ فوجی ابوسیدہ کے پاس

چلتے ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے اٹھنے کا لقب دیا ہے۔ وہ آپ کا وظیفہ مقرر کر دیں گے۔ دونوں ان کے پاس پہنچے۔ انہوں نے درمیانے درجے کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

ایک مریض آپ کی زوجہ نے آپ سے عرض کیا کہ کوئی بیٹھی چیز کھانے کو بتی چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس اس کے لیے پیسے نہیں۔ آپ کی زوجہ نے کئی دنوں تک تموز و تموز جمع کر کے بیٹھے کی تیاری کر لی۔ آپ نے فرمایا تجھ سے معلوم ہوا کہ جتنا تم بچاتی رہی ہو اتنا ہم بیت المال سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے وہ جمع شدہ رقم بھی بیت المال میں واپس کر دی اور آئندہ اسی مقدار کے مطابق اپنی تنخواہ بھی کم کرادی۔

حضرت عمرؓ جب خلیفہ بنے تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا کہ میں قہار ہوں کہتا تھا۔ اب آپ لوگوں نے مجھ پر خلافت کی امداد دی اہل دی ہے۔ اب میری گزارشات کا کیا طریقہ ہوگا؟ حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا کہ بیت المال میں سے اتنا لے لیا کریں۔ جو حوصلہ طریقے سے آپ کے گھروالوں کے لیے کافی ہو۔ حضرت عمرؓ نے اس بات کو پسند فرمایا اور یہی مقدار طے ہو گئی۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ اور دوسرے صحابہ عظیم ارضوان نے آپس میں چل کر حضرت عمرؓ کی غیر موجودگی میں ان کے وظیفہ میں اضافہ کرنے پر غور کیا۔ مگر یہ حضرات، حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔ اس کے لیے انہوں نے حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ سے بات کی جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں کہ آپ حضرت عمرؓ کی رائے معلوم کر کے ہمیں بتائیں مگر ہمارا نام نہ لیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے بات کی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے ایسی تجویز دینے والوں کے نام معلوم ہو جائیں تو میں انہیں سخت سزا دوں۔ تم ہی بتاؤ، نبی کریم ﷺ کا سب سے اعلیٰ لباس تمہارے گھر میں کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا دو کپڑے گہروا رنگ کے جنہیں آپ ﷺ بعد کے دن یا کسی دلد سے ملاقات کے لیے پہنتے تھے۔ پھر فرمایا سب سے اعلیٰ کھانا کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا جھکی روٹی۔ پھر فرمایا اچھے سا چھانسر کیا تھا جو تمہارے ہاں بچھاتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا ایک سونا کپڑا جسے آپ گرمیوں میں چھرا کر کے بچھالتے تھے اور سردیوں میں آدھا بچھالتے بچھاتے تھے اور آدھا اوپر لیتے تھے۔ آپ نے فرمایا حفصہؓ ان لوگوں کو بتا دو کہ میں نبی کریم ﷺ کے راستے پر چلوں گا۔

## محمد، قرآن اور اسلام

ہمارے نبی ﷺ کا اسم گرامی محمد ہے محمد کا معنی ہے جس کی تعریف کی گئی ہو، یہ نام ہی بتا رہا ہے کہ اس معنی میں کمال موجود ہے اور یہ ہر عجب سے پاک ہے۔ اتنا خوبصورت نام دنیا کے کسی خطیب یا مذہبی شخص کا نہیں ہوا۔

آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآن ہے۔ قرآن کا معنی ہے بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔ آپ پوری دنیا کو ہم کر دیکھ لیں۔ واقعی قرآن ان اپنے اصلی الفاظ کے ساتھ پڑھا جا رہا ہے اور سب کتابوں سے زیادہ پڑھا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے حلقوں کی تعداد گن کر دکھانا ممکن ہی نہیں۔ بے شمار زبانوں میں اس کے ترجمے اور تفسیریں بھی لکھ دی گئی ہیں اور مدارس میں ہر گریہ کر کے میں بے تحاشا پڑھا اور پڑھا جا رہا ہے۔

ہمارے دین کا نام اسلام ہے۔ اسلام کا معنی ہے مان لینا اور تسلیم کر لینا۔ مطلب یہ ہے کہ جو بھی مان لے، اسلام کے وعدے اس کے لیے کھلے ہیں۔ اسلام کے نقطہ میں کسی شخصیت، قوم، علاقے اور محدود وقت کی کوئی موجود نہیں ہے۔ باقی تمام مذاہب کے نام ہی بتاتے ہیں کہ وہ یا تو کسی شخصیت کی طرف منسوب ہیں یا کسی علاقے یا قوم تک محدود ہیں۔ جب کہ اسلام عالم گیر اور پوری انسانیت کا مذہب ہے۔ اسی لیے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے نبی کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں (اعراف: ۱۵۸)۔

## آخری نبی

۱۔ عالم گیری مٹن کا دعویٰ ہونے کی وجہ سے ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہر موضوع پر لوگوں کو قہقیس رہنمائی دی ہے۔ ہر کام خود کر کے دکھایا ہے اور دین کو مکمل کر دیا گیا ہے۔

۲۔ اگر کوئی نیا مسئلہ سامنے آ جائے جس کا حل قرآن و سنت میں موجود نہ ہو تو اسے حل کرنے کے لیے علماء کو اجتہاد کا حکم دیا گیا ہے اور حلقہ دین کی ذمہ داری امت کو سونپ دی گئی ہے۔

۳۔ آپ کے رسولین کریم ﷺ لاتے ہی کاغذ ایجاد ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاک سسٹم بھی جاری ہو گیا تھا۔ آج پوری دنیا پر ٹیکس اور میڈیا کے ذریعے آپ کی شخصیت مربوط ہو چکی ہے۔ ایک ہی نبی



کا پیغام دنیا کے کسی بھی کونے تک پہنچانا بالکل آسان ہو چکا ہے۔ یہ باتیں آپ ﷺ کی عالم گیر نبوت کے ساتھ گہری مناسبت رکھتی ہیں۔ گویا عالم گیر نبوت کو عالمی سطح تک عام کرنے کے لیے آج کامیاب یا ایک خدائی بندوبست ہے۔

ان تمام انتظامات کے ہوتے ہوئے اب کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ لہذا آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انا حاتم النبیین لا نبي بعدي یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۹۷، بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۹)۔

## آپ ﷺ کا پیغام

آپ ﷺ نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی عظمت کے نمونے کا حقد فرمائے۔ غور فرمائیے جس ہستی کے پاس ہر موضوع پر وسیع ترین علم موجود ہو۔ عظیم ترین حکومتی اختیارات موجود ہوں۔ دلوں پر حکومت ایسی ہو کہ لوگ اس کے ہاتھوں اور ناکھوں کو بھی متحرک سمجھ کر سنبھال لیتے ہوں۔ اس کے ایک ایک اشارہ کی مثال دنیا کے بادشاہوں میں بھی نہ ملتی ہو۔ ایسی ہستی اگر آپ کو سجدہ کرداتی اور خدائی دعویٰ کرتی تو نادانوں کی دنیا میں یہ سب کچھ بڑے آرام سے چل سکتا تھا۔ مگر آپ ﷺ نے ہمیشہ عاجزی اختیار کی۔ خود کو اللہ کا بندہ کہا۔ اپنے ہر کمال کو اللہ کی عطا کردہ دیا، ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے۔ لوگوں تک پیغام پہنچایا تو یہی پہنچایا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حقد نہیں اور محمد خدا بھی نہیں اور خدا کے بیٹے بھی نہیں بلکہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اب بتائیے ایسی عظیم ہستی کو پیغمبر کیوں نہ تسلیم کیا جائے؟ بلاشبہ یہ سچ ہے کہ:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

La ilaha ilallah Muhammad ur rasulullah

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْاِتِّبَاعُ

صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم